4089-باپ کے ترکہ کی تقسیم اور والدہ تجارت میں اس کے ساتھ شراکت دار ہے

سوال

جب والد صاحب فوت ہوجائیں توکیا میري والدہ کوفوري طور پر ترکہ تقسیم کرنا ضروري ہے اگرچہ ساري اولاد اس پر متفق ہوں کہ والدہ اپنی موت تک وراثت کی مالک رہے ؟

جب میري والدہ اپنا حصہ لے لیں جوکہ نصف ہے (اس لیے کہ وہ فعلا والد صاحب کے کاروبار میں شریک ہیں) اور باقی نصف ہم پر شرعیت کے مطابق تقسیم کردیں توکیا وہ اپنے کسی بیٹے کوہدیہ دے سکتی ہیں ؟

اور تخصیص کردوں کہ جب والدہ وراثت کے ذاتی حصہ میں سے اپنے کسی ایک بیٹے کومکان خرید دیں توکیا والدہ کی موت کے بعد یہ مکان بھی ان کی وراثت میں شامل کرکے تقسیم کرنا ضروري ؟

ہم یہ کس طرح ثابت کرسکتے ہیں کہ یہ مکان والدہ نے موت کے بعد بیٹوں میں تقسیم ہونے کے لیے نہیں چھوڑا بلکہ والدہ نے ایک بیٹے کوہدیہ کیا تھا ؟

کیا یہ ممکن ہے کہ وہ اپنی وصیت میں یہ اضافہ کردیں ؟ اورکیا سب بھائیوں کا اس پر متفق ہونا اوردستخط کرنے ضروري ہیں ؟

پسندیدہ جواب

ترکہ میں اصل تویہی ہے کہ متوفی شخص کی تجہیز وتکفین کا خرچہ اور میت کے ذمہ قرضہ کی ادائیگی اوراگر اس نے وصیت کی ہو تواسے پورا کرنے کے بعد ترکہ ورثاء میں جلد تقسیم کرنا چاہیے ترکہ کی تقسیم میں تاخیر بہت سی خرابیوں اوروارث کے لیے نقصان کا باعث بنتی ہے اس لیے ترکہ کی تقسیم میں تاخیر کرنا مکروہ ہے .

اوراگرورثاء تقسیم کرنے میں تاخیر کرنے پر متفق ہوں تواس میں کوئی حرج نہیں ، اوراگرآپ کی والدہ تمہارے والد کی تجارت میں حصہ دار تھی تووہ تجارت سے اپنا حصہ حاصل کرے ، اور آپ کے والد کے حصہ میں سے اسے آٹھواں حصہ ملے گا اس کے بعد اگرمیت کے والدین نہ ہوں تو تمہارے لیے مرد کودو عورتوں کے برابر ملے گا .

اوراگرآپ اورآپ کی والدہ سب یہ چاہتے ہیں کہ معاملہ اسی طرح رہے اور تجارت بھی اسی طرح چلتی رہے تواس میں بھی کوئی حرج نہیں لیکن ہر ایک کا حصہ معلوم ہونا ضروري ہے تاکہ جب بھی وہ مطالبہ کرے اسے اس کا حصہ ادا کردیا جائے .

اوروالدہ کے لیے اولاد میں سے کسی ایک بیٹے کوہدیہ دینا اوردوسروں کو نہ دینا جائز نہیں ہے بلکہ سب کوبرابر دینا ہوگا اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنھما بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے کچھ مال مجھے صدقہ کیا تومیري والدہ کہنے لگیں میں اس پر اس وقت راضی ہوں گی جب آپ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوگواہ بنائیں گے ، تومیرے والد مجھے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تاکہ میرے صدقہ پر انہیں گواہ بنائیں

تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں فرمانے لگے : کیا تونے اپنی ساري اولاد کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے ؟ توانہوں نے جواب نفی میں دیا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالی سے ڈرواوراس کا تقوي اختیار کرتے ہوئے اپنی اولاد کے مابین عدل وانصاف سے کام لو، تومیرے والد نے وہ صدقہ واپس کرلیا. متفق علیہ.

باقی سوال کے جواب اوراس کی تفصیل جاننے کے لیے آپ سوال نمبر (1511) کے جواب کا مطالعہ کریں، اورماں کے لیے موت کا پتہ کسی بھی وارث کے لیے کسی بھی چیز کی وصیت کرنی جائز نہیں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : وارث کے لیے وصیت نہیں. اسے پانچوں نے ابوامامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے.

اوراگرماں نے وصیت کر بھی دي تو شریعت کے مخالف ہونے کی وجہ سے اس پر عمل نہیں ہوگا. واللہ اعلم

دیکھیں : کشف القناع (342/4) اورغایۃ المنتھی (335/2) المغنی (604/5)

واللہ اعلم.